محترم ومکرم فاضل اراکین کمیٹی

برائے جائزہ واصلاح متفقہ ترجمہ قرآن نصاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

صورت احوال یہ کہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کیلئے دی علم فاؤنڈیشن کراچی کا مرتب کردہ مطالعہ قرآن حکیم لازمی برائے جماعت ششم تا بارہویں (ٹیسٹ ایڈیشن) کا ایک سیٹ ہمارے اصرار پر کچھ دن قبل موصول ہوا، جب اس کا سرسری جائزہ لیا گیا تو حیرت کی انتہا نہ رہی۔ دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران کی طرف سے اتنی بڑی بے ضابطگی اور بدعہدی؟ کہ انہوں نے تمام طے شدہ اصول وضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ترجمۂ قرآن نصاب کی ترتیب وتدوین اور اس کے جائزہ واصلاح کے اس مقدس مشن کیلئے اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نامزد نمائندہ جلیل القدر علماء کرام کی چار سالہ پُر اخلاص محنت کو اپنی شہرت اور اَنا کی بھینٹ چڑھا کر ضائع کر دیا۔

اس مضمون سے ہمارا مقصد دی علم فاؤنڈیشن کے مرتب کردہ متفقہ ترجمۂ قرآن نصاب کی مخالفت نہیں بلکہ اس سے مقصود یہ ہے کہ خیبر پختونخواہ ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور کے لیے مرتب کردہ ایڈیشن میں دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے اس متفقہ نصاب کی جو شکل بگاڑ دی ہے اور اپنے طور پر اس میں تحریفات کی ہیں ان کے اس غیر اخلاقی اور غیر قانونی طرزِ عمل سے آپ کو باضابطہ طور پر آگاہ کرنا ہے۔

یہ حقیقت آپ حضرات کے علم میں ہے کہ نو (9) سال قبل 2017ء میں وفاقی حکومت کی جانب سے جب لازمی ترجمہ قرآن ایکٹ منظور کیا گیا تو حکومت کے اس اقدام کو ہم نے سراہا اور ساتھ ہی کسی بڑی فکری ونظریاتی پریشانی میں مبتلا ہونے سے بچنے کیلئے اس وقت میں نے ایک کمیٹی قائم کرنے کی تجویز دی اور اس کے لئے کافی مہم جوئی کی۔ مقصد یہ تھا کہ قرآن مجید کی تعلیمات کی تبلیغ وترویج کے مقدس مشن کو مکمل اتحاد واتفاق سے تکمیل تک پہنچایا جائے تا کہ پاکستان کی ستر (70) سالہ تاریخ میں پائی جانے والی فرقہ ورانہ کشیدگی کو باہمی ہم آہنگی اور یک جہتی میں بدلا جا سکے۔ ہماری اس ترغیب وتحریک پر وفاقی وزارت تعلیم نے اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان میں شامل تمام دینی مدارس کے معروف ومسلمہ بورڈز کے سربراہان کی مشاورت سے مورخہ 20 اپریل 2017ء کو جاری کردہ نوٹیفکیشن No.3(8)2015/E-III کے تحت پاکستان کے تمام معروف دینی تعلیمی بورڈز (تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، وفاق المدارس العربیہ پاکستان، وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان، رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان) کے معتمد نمائندہ علماء پر مشتمل ایک کمیٹی برائے جائزہ واصلاح "متفقہ ترجمہ قرآن نصاب'' قائم کی۔ (پاکستانی عوام کی اکثریت دینی تعلیم وتربیت کیلئے انہی پانچ بورڈوں سے منسلک رہی ہے) جس کا پہلا اجلاس 02 مئی 2017 کو ہوا۔

اس کمیٹی نے پہلے تین حصوں پر اپنا کام فروری 2019 میں مکمل کیا جس کا مورخہ 19 فروری 2019 کو No.F.1-1/2017-(NCC) نوٹیفکیشن جاری ہوا۔اس کے پیرانمبر چار(4) میں یہ بات صراحتاً درج تھی:

"The Ministry of Federal Education and Professional Training grants permission to the ILM Foundation, Karachi for printing and publishing of first three parts of the Holy Quran and Teachers Guide to be taught to all Muslim students in all public educational institutions. Moreover, the ILM Foundation cannot make any changes and amendments in the translation of the Holy Quran and Teacher Guide of first three parts without the prior approval of the committee."

کہ درسی کتاب ہو یا رہنمائے اساتذہ اس میں دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران اس کمیٹی کی مشاورت و اجازت کے بغیر اس میں کوئی تبدیلی یا ترمیم نہیں کرسکتے۔

باقی چار حصوں پر کام جنوری 2020 کو مکمل ہوا جس کا تمام ممبران سے دستخط شدہ تفصیلی لیٹر 28 جنوری 2020 کو جاری ہوا۔اس میں بھی یہ اہم نکات درج ہیں:

"اس نصاب پر نظر ثانی، غور وخوض اور گفت وشنید کے دوران علماء کرام نے جن نکات اور پہلوؤں کو بحیثیتِ مجموعی مدنظر رکھا ان میں سے چند نمایاں یہ ہیں

۱۔ مسلماتِ دین کا لحاظ رکھنا، شعائر اسلام اور عقائد اسلام کے حوالہ سے کوئی خلافِ واقعہ بات نصاب میں شامل نہ ہونا۔

۲۔ متفقہ امور کا بیان ملحوظ خاطر رکھنا اور کسی بھی مکتبہ فکر کی دل آزاری والے پہلوؤں سے مکمل اجتناب کرنا۔

۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت وخشیت اور اطاعت و فرماں برداری کی طرف راغب کرنا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، بالخصوص نبی اکرم ﷺ کی محبت، ادب و احترام، اطاعت اور اتباع کے جذبہ کو اُجاگر کرنا اور ان کی شان وصفات کا جامع تذکرہ کرنا، نیز اہل بیتِ اطہار وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے ادب و احترام اور اُن کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کو پیشِ نظر رکھنا۔

-

-

-

مزید یہ کہ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان تمام معزز اراکین کو اس بات کی یقین دہانی کراتی ہے کہ :

۱۔ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز اراکین کی طرف سے مطالعۂ قرآن حکیم کے ان تصدیق شدہ حصّوں میں آئندہ کسی بھی قسم کا اضافہ، ترمیم یا ترتیب میں کوئی تبدیلی اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مجوزہ علماء کرام سے مشاورت کے ذریعہ ہی عمل میں لائی جائے گی۔

۲۔ مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کے نصاب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ اصلاح شدہ ایڈیشن کے مطابق کیا جائے گا۔''

یہ وہ چند اہم نکات ہیں جو اس تفصیلی لیٹر میں درج ہیں۔

ان تمام حصوں کی تعلیم وتدریس کیلئے مورخہ 6 مئی 2021 کو وفاقی وزارت تعلیم کی طرف سے باضابطہ یہ نوٹیفکیشن F.No,8-10/2019-NCC جاری کیا گیا۔ جس میں یہ بات واضح طور پر درج ہے کہ آئندہ دارالحکومت اسلام آباد میں واقع تمام سرکاری ونیم سرکاری تعلیمی اداروں میں یہی متفقہ ترجمہ قرآن نصاب پڑھایا جائے گا۔

اصل تشویش اس بات پر ہے کہ پہلے تین حصوں سے متعلق اس کمیٹی کی پہلی رپورٹ 19 فروری 2019 میں جاری ہوئی اور وفاقی وزارت تعلیم کی طرف سے اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نمائندہ علماء کرام پر مشتمل قائم کمیٹی نے بہت غور وفکر کے بعد چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت کیلئے حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے متعلق تین مضامین کریکولم کے کوارڈینیٹر محترم جناب ڈاکٹر داؤد شاہ صاحب کی مشاورت سے متفقہ طور پر مرتب ومنظور کئے اور ان مضامین سمیت مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات حصہ اول تا ہفتم کی تعلیم وتدریس کیلئے وفاقی وزارت تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت حکومت پاکستان کی طرف سے حوالہ نمبر F.No.8-10/2019-NC کے تحت مورخہ 6 مئی 2021 کو نوٹیفکیشن جاری ہوا اور وفاقی وزارت تعلیم کے اس نوٹیفکیشن کے مطابق، دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے زیر اہتمام ان کتب کے متعدد ایڈیشن شائع بھی ہو چکے ہیں، لیکن دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے ان طے شدہ امور پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے بجائے شدید بے ضابطگی اور عہد شکنی کی۔ چند ایک نکات درج ذیل ہیں:

پہلی بے ضابطگی

2018ء میں وفاقی وزارتِ تعلیم نے دی علم فاؤنڈیشن کی تجویز کردہ جو سکیم آف سٹڈی جاری کی تھی اس کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کیلئے مرتب کردہ مکمل نصاب کی ترتیب ہی بدل ڈالی۔ حالانکہ متعدد میٹنگز میں ہم نے یہ بات باور کرائی کہ اس ترتیب پر نظر ثانی کی جائے تو اس وقت یہ کہا گیا کہ فی الحال جائزہ واصلاح کا یہ جاری کام مکمل ہوجائے تو اس کے بعد ایک مستقل میٹنگ میں اس پر نظرِ ثانی کی جائے گی۔ اب بغیر کسی مشاورت کے اس میں تبدیلی کر دی گئی۔

دی علم فاؤنڈ ڈیشن کے ڈائریکٹر جناب شجاع الدین شیخ صاحب اوران کی ٹیم سے ہمیں یہ توقع بالکل نہیں تھی۔

کیونکہ یہ بات طے ہوئی تھی کہ اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز اراکین کی طرف سے مطالعۂ قرآن حکیم کے ان تصدیق شدہ حصّوں میں آئندہ کسی بھی قسم کا اضافہ، ترمیم یا ترتیب میں کوئی تبدیلی اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مجوزہ علماء کرام سے مشاورت کے ذریعہ ہی عمل میں لائی جائے گی۔

دوسری خلاف ورزی

متفقہ نصاب کے پہلے تین حصوں کے مکمل ہونے کا نوٹیفکیشن 19 فروری 2019 کو جاری ہوا۔ ان پہلے تین حصوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ پر مشتمل مضامین کو شامل کرنے کے بعد منظور کیا گیا تھا اصولاً اس نئے نوٹیفکیشن کی وجہ سے دی علم فاؤنڈیشن کو سکیم آف سٹڈی کے سابقہ نوٹیفکیشن میں تبدیلی کرانی چاہئے تھی کیونکہ کسی ایک مسئلہ پر مختلف نوٹیفکیشنز کی صورت میں آخری نوٹیفکیشن ہی قابل عمل سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سارے معاملے کو ''علم فاؤنڈیشن'' کے ذمہ داران حتمی شکل دے رہے تھے، لہٰذا نئے نوٹیفکیشن کے بعد متفقہ نصاب کی سکیم آف اسٹڈیز میں حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ پر مشتمل مضامین کو لازماً شامل کرانا چاہئے تھا اس لیے کہ سابقہ نوٹیفکیشن میں نصاب کی مجوزہ ترتیب سابقہ متنازعہ متن کے مطابق تھی اور اس سکیم آف سٹڈی میں دیگر اصلاح طلب امور کے علاوہ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ پر مشتمل مضامین کا شاملِ نصاب نہ ہونا بھی ایک اہم امر تھا جبکہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق مضامین شامل تھے۔ یہ اور اس جیسے دیگر متنازعہ امور کو حل کرنے کیلئے جائزہ و اصلاحِ نصاب کمیٹی قائم کی گئی تھی۔

تیسری عہد شکنی

دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران کی عہد شکنی اور ستم ظریفی تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنی سابقہ روش کو برقرار رکھتے ہوئے خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کیلئے مرتب کردہ نئے ایڈیشن میں حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے متعلق متفقہ مکمل مضامین تو کجا آپ ﷺ کے فضائل و کمالات سے متعلق متفقہ مجوزہ آیات بمع ترجمہ شامل کرنے کو بھی یکسر نظر انداز کردیا گیا ہے۔ جبکہ آیات قرآنی سے ماخوذ حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان سے متعلق نکات کو نصاب سے نکالنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ شان مصطفیٰ ﷺ کے انکار کرنے کے مترادف ہے۔ جو کسی طرح بھی ضلالت و گمراہی سے کم نہیں۔

جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے وہ تو اس حدیث کا مصداق نظر آتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے ساتھ دنیا کے بھی طلب گار ہوں گے، وہ لوگوں کو اپنی سادگی اور نرمی دکھانے کے لیے جانور کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں شکر سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی جب کہ ان کے دل جانوروں کے دل کی طرح ہوں گے''۔ وضاحت کیلئے ترمذی شریف حدیث نمبر حدیث نمبر ۲۴۰۴ ملاحظہ فرمائیں۔

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جس ذات اقدس پر قرآن مجید نازل ہوا اور جن کے اسوۂ حسنہ کی اتباع پر دنیا و آخرت کی فلاح ونجات موقوف ہے ان کی حیات طیبہ کی تفصیل اور آپ ﷺ کے فضائل و مکارم پر مشتمل مضامین کو حذف کر دیا جائے اور مضامین بھی وہ جنہیں تمام مسالک کے منتخب علماء کرام نے بہت عرق ریزی اور باہمی اتفاق واتحاد سے مرتب کیا تھا حالانکہ ایک عرصہ سے مسلمانان پاکستان اس کی سخت ضرورت محسوس کر رہے ہیں اور اس کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں کہ نسل نو کی تعلیم وتربیت کے لئے ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ پر مشتمل مضامین زیادہ سے زیادہ نصاب میں شامل کئے جائیں۔مزید یہ کہ اس K.P.K ایڈیشن میں تو دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے قصص پر مشتمل مضامین بھی حذف کر دیئے گئے ہیں جو کہ اس سے بھی بڑھ کر تشویشناک بات ہے۔

حالانکہ پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ نے میری دوبارہ تجویز واصرار پر ترجمۂ قرآن نصاب کی چھٹی اور ساتویں کلاس کی کتب میں آپ ﷺ کے فضائل ومکارم پر مشتمل متفقہ تجویز کردہ آیاتِ قرآنیہ مع ترجمہ کو ''سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ کی شانِ مبارک'' کے عنوان سے اگست 2022ء سے شامل کیا ہوا ہے اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی ہدایات کی روشنی میں دی علم فاؤنڈیشن کے مرتب کردہ وترمیم شدہ ایڈیشن جو کہ مون لائٹ پبلشر لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا اس میں بھی ''سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ کی شانِ مبارک'' کے عنوان سے یہ مختصر مضامین شامل ہیں۔

چوتھی بدعہدی وعلمی خیانت

جب یہ ایڈیشن ترمیم شدہ ہے تو طے شدہ ضابطۂ کار کے مطابق اصولاً کمیٹی کو اعتماد میں لینا چاہیے تھا اور اگر اعتماد میں نہیں لیا تو کم ازکم اس میں متفقہ خلاصہ جات پر اکتفاء کرنا چاہیے تھا جیسا کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کیلئے مرتب کردہ ایڈیشن جسے مون لائٹ پبلشر لاہور نے ترجمۃ القرآن المجید کے عنوان سے شائع کیا ہے اس میں ایک حدتک اس کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ موجودہ K-P-K ایڈیشن میں تو کمیٹی کے طے شدہ عہدو پیمان کو نظرانداز کر کے اپنی من مانی تشریحات وتعبیرات کے ساتھ نئے خلاصہ جات شامل کیے گئے اور اوپر لکھ دیا ٹیسٹ ایڈیشن، اگر یہ ٹیسٹ ایڈیشن ہے پھر تو زیادہ بہتر یہی تھا کہ متفقہ امور پر ہی اتفاق کیا جاتا۔ یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کس کا ٹیسٹ ہے۔کیا یہ اراکین کمیٹی کا ٹیسٹ لیا جارہا ہے کہ ہماری ان بےضابطگیوں پر آواز اٹھاتے ہیں یا نہیں اگر وہ اس پر آواز نہیں اٹھاتے تو پھر یہ خوب اپنی من مانی تعبیرات شامل کرسکتے ہیں اور دل کھول کر بےضابطگی کرسکتے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت وشان کے فضائل و کمالات سے متعلق آیات قرآنی سے ماخوذ نکات کو بآسانی حذف کرسکتے ہیں۔

پانچویں عہد شکنی

تصدیق نامہ عنوان کے تحت ہر کتاب کے آخر میں لکھا ہے کہ ''تمام مکاتبِ فکر کے علمائے کرام پر مشتمل، اتحاد

تنظیمات مدارس پاکستان(ITMP) کی مجوزہ کمیٹی کو وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت(MoFE&PT)، اسلام آباد نے مؤرخہ 20اپریل2017ء کو بمطابق مراسلہ نمبر 3(8)/2015/E-III نوٹیفائی کیا اس کمیٹی نے ''دی علم فاؤنڈیشن، کراچی''(WWW.tif.edu.pk) کے مرتب کردہ قرآن مجید کے ترجمے کی تصدیق کی''۔

اس عبارت میں بھی یہ تأثر دیا گیا کہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نمائندہ علماء نے اس ترجمہ کی تصدیق کی ہے، حالانکہ صرف تصدیق ہی نہیں کی بلکہ انہوں نے بیشمار مقامات پر غیر متفقہ تراجم وتشریحات کی نشاندہی کی اوران متنازعہ امور کے حل کیلئے احادیث، معتبر تفاسیر، صرف ونحو کے اصولی قواعد اور مسلمہ کتب لغات کی روشنی میں مضبوط دلائل کی بنیاد پر طویل بحث وتمحیص کے بعد ان متفقہ تجویز کردہ عبارات کو شامل کر کے ان کی تائید وتوثیق اور تصدیق کی گئی۔

اصولاً تو ان علماء کے تعارف کے ساتھ ساتھ ان کی خدماتِ جلیلہ کو بھرپور انداز میں سراہا جانا چاہیے تھا اس کے برعکس یہ سارا کریڈٹ دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران کو دیا گیا کہ یہ صرف ان کی کوشش ہے جو کہ حقائق کے منافی ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ کیلئے مون لائٹ پبلشر کی مطبوعہ کتب برائے جماعت ششم تا ہشتم میں دوسرے پیج پر ان علماء کے نام دیئے گئے ہیں KPK ایڈیشن میں باضابطہ تعارف تو دور کی بات ہے نام ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔

یہ بھی واضح رہے کہ اس کمیٹی کے اراکین نے صرف ترجمہ قرآن پر اتفاق نہیں کیا بلکہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ انبیاء کرام علیہم السلام کے قصص اور تمام تشریحات وتمارین سمیت پورے نصاب پر اتفاق کیا ہے تا کہ جہاں بعض مقامات پر اگر ترجمہ قرآن میں کوئی اجمال باقی بھی ہو تو اس کی تفصیل ہو جائے اور وہ تشریحات وتمارین سے واضح ہو جائے۔ اگر صرف ترجمہ ہی لینا ہے اور باقی تشریحات وتمارین کیلئے مرتبینِ نصاب کو آزاد رکھنا ہے کہ ہر مرتب اپنے نظریات کے مطابق قرآن پاک کی تشریح کرے اور ترجمہ قرآن پڑھنے والے کیلئے کوئی مسلمہ متفقہ سوچ سامنے نہ آئے تو پھر جو سابقہ مذہبی کشیدگی چل رہی ہے اس کا سدباب کیسے ہوگا اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مزید فرقہ ورانہ افتراق وانتشار کا ذمہ دار کون ہوگا؟

محض ترجمہ لینے سے تمام مسالک کا اتفاق ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اتفاق تب ظاہر ہوتا ہے جب ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان تشریحات وتوضیحات کو شامل کریں جس پر علماء نے سر جوڑ کر اور مل بیٹھ کر مذہبی انتشار وافتراق کا باعث بننے والے معاملات کو حل کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ جب یہ ترجمہ پڑھایا جائے تو ان تشریحات وتمارین کو بھی شامل کیا جائے اور مدنظر رکھا جائے۔ اگر ان تشریحات کو الگ کر دیا جاتا ہے تو پھر نہ معاملات حل ہوتے ہیں اور نہ اتفاق ظاہر ہوتا ہے۔

عہد و پیمان کی پامالی نمبر 6

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کیلئے مطبوعہ مطالعہ قرآن حکیم (لازمی) برائے جماعت ششم کے صفحہ نمبر چھ(6) پر لکھا ہے''مطالعۂ قران حکیم کی کتاب میں مواد کے انتخاب میں اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ کوئی فرقہ واریت والی بات

شامل نہ ہو بلکہ ایسا مواد ہو جس پر عموماً سب مسالک کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں نہ صرف آپ خود فرقہ واریت سے بچیں بلکہ باہمی اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور دوسروں کو بھی اتحادِ امت کا پیغام دیں۔ اس کا بہترین ذریعہ قرآن حکیم اور سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑنا ہے''

اس طرح یہ تأثر دیا گیا کہ ہم نے تو متفقہ باتیں لی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ بیسیوں مقامات پر ایسے نکات درج ہیں کہ جہاں پر علم و عمل کے عنوان میں انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و شان یا کسی اہم فکری پہلو کی وضاحت کیلئے متفقہ عبارات تھیں یا تو انہیں حذف کر دیا گیا یا اُن عبارات کا وہ حصہ لیا جو انہیں اچھا لگا اور دوسرا حصہ جو بہت اہم تھا اسے درج ہی نہیں کیا۔ جس سے صرف ایک مکتبِ فکر کی ترجمانی ہوتی ہے مگر جمہور اہل سنت و مسلم امہ کی ترجمانی نہیں ہوتی۔

چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں:

(۱) مطالعہ قرآن حکیم حصہ اول طبع جولائی 2019ء صفحہ نمبر 28 پر علم عمل کی باتیں، شمار نمبر 6 میں یہ متفقہ عبارت شامل تھی ''ہمیں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے''۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت 4)

ترجمۃ القرآن المجید (مطبوعہ مون لائٹ پبلشر لاہور) برائے جماعت ششم صفحہ نمبر 10 پر بھی یہ عبارت موجود ہے جبکہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کے ایڈیشن میں اس مقام پر ترمیم کر کے یہ عبارت لکھی گئی ہے ''اللہ تعالیٰ ہی کی ذات عبادت کے لائق ہے۔ ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیے'' جبکہ اس میں اہم فکری اور اعتقادی وضاحت والا یہ جملہ ''کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے'' تھا وہ حذف کر دیا حالانکہ اس سے یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ واضح ہو رہا تھا کہ انسانی زندگی میں عام لوگ بھی ایک دوسرے کی مدد کرتے رہتے ہیں جبکہ حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس کے چاہے بغیر کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا یہ جملہ اکثر و بیشتر مقامات پہ مذکور تھا وہاں سے بھی حذف کر کے دوبارہ اس نصاب کو متنازعہ بنا دیا۔ اسی وجہ سے تو غیر مسلم لوگ یہ کہہ کر ہمارے مذہب پر اعتراض کرتے ہیں کہ ایک طرف کہتے ہو ''ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے'' اور دوسری طرف عام لوگوں سے بھی مدد طلب کرتے ہو۔ کیا تم نے ان سب مددگاروں کو معبود بنا لیا جب تم دوسروں سے مدد مانگتے ہو یا جیتی جاگتی آنکھوں سے اپنے اس دعویٰ کا انکار کرتے ہو۔

ہمارے یہ تحفظات متفقہ ترجمہ قرآن نصاب پر نہیں بلکہ علم فاؤنڈیشن کے نئے مرتب شدہ ٹیسٹ ایڈیشن میں ان کی علمی خیانتوں اور بے ضابطگیوں پر ہیں اگر متفقہ ترجمہ قرآن نصاب من و عن شائع ہو جاتا تو ہمیں اس پر کوئی تردد نہیں تھا بلکہ اس کے پھیلانے میں تو ہم بھی حصہ لے رہے تھے۔

(۲) مطالعہ قرآن حکیم حصہ اول طبع جولائی 2019ء صفحہ نمبر 98 علم و عمل کی باتیں عنوان میں شمار نمبر (1) کے تحت لکھا ہے

''رسول قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے تھے تاکہ لوگ عذاب سے بچ جائیں''(سورۃ الاعراف،آیت :59 سورۃ ہود،آیت :25)
اسی عنوان کے شمار نمبر(6)کے تحت لکھا ہے''قومِ نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جھٹلانے والے ان تمام لوگوں کو طوفان کے عبرت ناک عذاب سے ہلاک کر دیا اور ہمیں ان کے برے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیے''(سورۃ الاعراف،آیت: 64 سورۃ الشعراء آیت: 121)

ترجمۃ القرآن المجید (مطبوعہ مون لائٹ پبلشر) برائے جماعت ششم صفحہ نمبر 56 پر بھی یہ دونوں عبارتیں بعینہٖ موجود ہیں جبکہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کے ایڈیشن میں حضرت نوح و دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و شان سے متعلق یہ اہم عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں۔ان پیراگراف کو ختم کرنا دراصل انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں تنقیص کرنا ہے کہ کہیں انبیاء کرام کی شان اُجاگر نہ ہوجائے اور اس سے ان لوگوں کی فکر کو ترویج دینا ہے جو کہتے ہیں کہ نبی ہدایت نہیں دیتا، اس پر صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ نبی اگر ہدایت نہیں دیتا تو نبی آیا کیوں ہے اور''وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ''(سورۃ الشوریٰ،آیت ۵۲) کا مفہوم کیا ہے، کیا وہ ہدایت نہیں دے رہا؟۔

نبی کا کام اِعطاءِ ہدایت ہے، بندے کا کام ہے قبولِ ہدایت، جبکہ تخلیقِ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے۔

نبی نے ہدایت دی، بندے نے اسے قبول کیا اور رب العزت نے اسے اس کے دل میں پیدا فرمایا۔

(۳) مطالعہ قرآن حکیم حصہ اول طبع جولائی 2019ء صفحہ نمبر112،علم وعمل کی باتیں کے عنوان کے تحت شمار نمبر 10 میں لکھا ہے''حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے ساری قوم ہلاک کر دی گئی ان کے انجام سے سبق حاصل کر کے نبی کریم ﷺ کی اطاعت واتباع کرنے والے ہی ہلاکت سے بچ سکتے ہیں''(سورۃ الشعراء،آیت:139)

ترجمۃ القرآن المجید برائے جماعت ششم صفحہ نمبر 66 پر بعینہٖ یہی پیراگراف علم وعمل کی باتیں شمار نمبر 10 کے تحت موجود ہے۔جبکہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشار کے تحت شائع ہونے والی کتاب میں حضرت ہود علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان کے متعلق یہ اہم نکتہ موجود ہی نہیں۔

(۴) مطالعہ قرآن حکیم حصہ دوم،طبع جولائی 2019ء،صفحہ نمبر 165 پر علم وعمل کی باتیں شمار نمبر7 کے ذیل میں یہ متفقہ عبارت درج تھی''حضور اکرم ﷺ نے غیب کی باتیں اپنی امتیوں کو بتانے میں بخل نہیں کیا''(سورۃ تکویر آیت نمبر24)

ترجمۃ القرآن المجید (مطبوعہ مون لائٹ پبلشر) برائے جماعت ششم صفحہ نمبر 23 پر بھی یہ عبارت موجود ہے جبکہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کے ایڈیشن میں شاید وہاں کے بعض لوگوں راضی کرنے کیلئے نبی کریم ﷺ کی عظمت و شان سے متعلق یہ اہم عبارت حذف کر دی گئی۔

(۵) مطالعہ قرآن حکیم حصہ سوم، طبع جولائی 2019ء،صفحہ نمبر ۱۳۴،علم وعمل کی باتیں شمار نمبر1 کے تحت یہ عبارت درج تھی

''رحمٰن یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہترین مخلوق، کامل ترین انسان، اپنے محبوب رسول ﷺ کو بہترین کلام قرآن عطا فرمایا۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی بہترین صلاحیتوں کو اس کے سیکھنے اور سکھانے کے لیے استعمال کریں''۔ (سورۃ الرحمٰن، آیات: ۱ تا ۴)

ترجمۃ القرآن المجید (مطبوعہ مون لائٹ پبلشر) برائے جماعت ہشتم صفحہ نمبر 60 پر بھی یہ عبارت موجود ہے جبکہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کے ایڈیشن برائے جماعت ہشتم، صفحہ نمبر 111 پر صرف اتنی بات لکھی ''ہمیں چاہئے کہ اپنی بہترین صلاحیتوں کو قرآن کے سیکھنے اور سکھانے کے لیے استعمال کریں''۔

اس مقام پر بھی نبی کریم ﷺ اور قرآن کریم کی عظمت وشان سے متعلق پہلا جملہ ''رحمٰن یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہترین مخلوق، کامل ترین انسان اپنے محبوب رسول ﷺ کو بہترین کلام قرآن عطا فرمایا'' اسے حذف کر دیا گیا۔

ملاحظہ فرمائیں کہ کس عرق ریزی، محنت سے اور کتنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآنی آیات سے ماخوذ نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان پر مشتمل نکات کو حذف کرنے کی کیسی ناپاک جسارت کی گئی۔

(۲) مطالعہ قرآن حکیم حصہ دوم طبع جولائی 2019ء صفحہ نمبر 24 پر علم وعمل کی باتیں عنوان میں شمار نمبر 3 کے تحت یہ متفقہ عبارت تھی ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے (آپ ﷺ کی موجودگی میں) آپ ﷺ کی امت کو عام عذاب میں مبتلا نہ کرنے اور آئندہ قیامت میں آپ ﷺ سے قبولِ شفاعت کا وعدہ فرما کر آپ کے بوجھ کو ہلکا فرما دیا'' (سورۃ الانشراح، آیت: ۲، ۳)

اور شمار نمبر 5 کے تحت یہ متفقہ عبارت تھی ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا خاص مقام محبوبیت ہے یہی وجہ ہے کہ کلمہ شہادت، اذان، اقامت، خطبہ، تشہد اور درود وغیرہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کا بھی نام مبارک لیا جاتا ہے۔ کوئی وقت ایسا نہیں جس میں کہیں نہ کہیں آپ ﷺ کا ذکر خیر نہ ہو رہا ہو'' (سورۃ الانشراح، آیت: ۱ تا ۴)

ترجمۃ القرآن المجید (مطبوعہ مون لائٹ پبلشر) برائے جماعت ہفتم صفحہ نمبر 76 پر بھی یہ دونوں عبارتیں بعینہٖ موجود ہیں جبکہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کے ایڈیشن میں نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان سے متعلق یہ اہم عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں۔ یہ کیسے مسلمان ہیں اور کیسا ایمان ہے کہ تان اگر ٹوٹی ہے تو وہ بھی صرف نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان سے متعلق نکات پر ٹوٹی ہے اور جو اضافہ کیا گیا ہے وہ اس قسم کا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں:

مطالعہ قرآن حکیم لازمی برائے جماعت ہشتم خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور صفحہ نمبر 99، سرگرمیاں برائے طلبہ عنوان کے تحت لکھا ہے کہ ''سورۃ النجم میں نبی ﷺ کو جھوٹے الزامات اور توہین کا سامنا کرنے کا ذکر بھی ہے، لیکن آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنا جاری رکھا اور کسی بھی قسم کی توہین کو تسلیم نہیں کیا۔ اس پر مذاکرہ کریں۔

کیا ایک مؤمن کو زیب دیتا ہے کہ وہ یہ کلمات نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کیلئے تحریر کرے یا طلبہ کو پڑھائے

اور خاص کر یہ جملہ ''اور کسی بھی قسم کی توہین کو تسلیم نہیں کیا اس پر مذاکرہ کریں'' اس سے طلبہ کو کیا پیغام دینا مقصود ہے؟ یہی کہ اس قسم کے مذاکروں میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس کیلئے گستاخی پر مبنی جملوں کا استعمال کریں۔

اگر کسی شخص کے ماں باپ پر چوری یا کسی دوسری برائی کا جھوٹا الزام ہو تو کیا اسے کہا جاسکتا ہے کہ ان کے دفاع اور برأت میں مذاکرہ کرو، جب نہیں کہا جاسکتا تو حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس جو کہ کائنات کی ہر چیز سے افضل اور مقدس و محترم ہے آپ ﷺ کے بارے میں نصابی کتب میں اس قسم کی تمارین کیسے شامل کی گئیں۔

ایک بادشاہ جو کہ بہت موٹا تھا اس کی توہین وتنقیص کرنے کیلئے ایک شخص نے دوسرے سے کہا اگر تم بادشاہ کو اس کے سامنے اتنی مرتبہ بھینسا کہو تو میں تجھے اتنا انعام دوں گا۔ تو اس نے جا کر بادشاہ سے کہا کہ فلاں آدمی کہہ رہا تھا کہ بادشاہ بھینسا ہے، بھینسا ہے، میں نے کہا نہیں ہے، نہیں ہے، بادشاہ بھینسا نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح جان بوجھ کر بچوں سے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کروانے کی بات ہے کہ بظاہر تو بچہ دفاع کر رہا ہوگا اور حقیقت میں اپنی زبان سے گستاخی والے کلمات ادا کر رہا ہوگا۔

مطالعہ قرآن حکیم لازمی برائے جماعت ہشتم مطبوعہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور صفحہ نمبر 120، سوال نمبر 3 ذیلی سوال نمبر ۲ جز (ب) کے تحت لکھا ہے کہ ''وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ'' آیت کریمہ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ ﷺ کی کس شان کو نمایاں کیا گیا ہے اور آپ ﷺ کو کیا ہدایت دی گئی ہے؟''

اس میں آخری جملہ ''اور آپ ﷺ کو کیا ہدایت دی گئی ہے؟'' بھی توجہ طلب ہے کیا اس سے یہی بات ثابت کرنا مقصود ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ پہلے گمراہ تھے پھر آپ کو ہدایت دی گئی۔ اس لئے بار بار اس جملہ پر میٹنگ میں بھی بات ہوئی اور متبادل متفقہ کلمات تجویز کیے گئے تھے جنہیں یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔

ایسی ہی بے سروپا باتیں مطالعۂ قرآن حکیم کے اولین ایڈیشن میں تھیں جن کے ازالہ کیلئے کمیٹی قائم کی گئی اور چار سال تک علماء کرام نے اپنی تمام تر مصروفیات ترک کر کے مخلصانہ طور پر یہ خدمت انجام دی۔

(۷) مطالعہ قرآن حکیم حصہ ششم طبع جولائی 2019ء صفحہ نمبر 179 پر علم وعمل کی باتیں شمار نمبر :5 کے تحت یہ متفقہ عبارت لکھی ہے ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اہل ایمان پر احسان عظیم ہے کہ اس نے اہل ایمان میں انہی میں سے رسول کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کے امتی ہونے کا شرف سب سے بڑی سعادت ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت 164)

اسی عنوان کے شمار نمبر :6 کے تحت یہ عبارت لکھی ہے ''حضور نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ کے مقاصد میں سے اہم امور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کا پڑھنا پڑھانا، لوگوں کا تزکیہ فرما کر انہیں پاک صاف کرنا اور کتاب وحکمت (قرآن و

حدیث) کی تعلیم ہے۔ان امور کو انجام دینے کی سعادت پانے والے درحقیقت آپ ﷺ کے اس مبارک مشن کو فروغ دینے اور جاری وساری رکھنے میں مصروف عمل ہیں'' (سورۃ آل عمران، آیت 164)

اسی عنوان کے شمار نمبر :7 کے تحت یہ عبارت لکھی ہے'' شہداء کو مردہ گمان بھی نہ کیا جائے کیونکہ وہ زندہ ہیں اور انہیں اللہ عزوجل کی طرف سے رزق عطا ہوتا ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت 169)

اسی عنوان کے شمار نمبر :8 کے تحت یہ عبارت لکھی ہے'' اللہ عزوجل امورِ غیب پر اپنے رسولوں کو مطلع و آگاہ فرماتا ہے'' (سورۃ آل عمران، آیت 179)

جبکہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بُک بورڈ پشاور کے ایڈیشن میں نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان اور شہداء کے مقام ومرتبہ سے متعلق یہ اہم اور متفقہ عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں۔ حالانکہ ان آیات میں واضح طور پر حضور نبی کریم ﷺ اور شہداء کی رفعتِ شان کو بیان کیا گیا ہے۔اس سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس طرح کے جتنے لوگ بھی مسلمان کہلانے والے ہیں گویا انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت وشان بیان کرنا گوارہ ہی نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے صرف انہی نکات اور جملوں کو حذف کیا اور نشانہ بنایا ہے جن سے آپ ﷺ کی عظمت ورفعت اور شان وشوکت ظاہر ہوتی ہے۔

ان متفقہ عبارات کو حذف کرنا صرف عبارات کا حذف نہیں بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں واردُان آیات کا انکار کرنے کے مترادف ہے اور ان کا انکار گستاخی کے زمرے میں آتا ہے ان کا سخت نوٹس لینا چاہیے اور ان پر گستاخی رسول کی دفعات کا اطلاق ہونا چاہیے۔

بے ضابطگی وعہد شکنی نمبر7

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ اس کمیٹی میں یہ بات طے ہوئی تھی کہ'' اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے معزز اراکین کی طرف سے ضروری ترامیم واصلاح کے بعد اب مطالعہ قرآن حکیم کے ان تصدیق وتوثیق شدہ حصوں میں آئندہ کسی قسم کا اضافہ، ترمیم یا ترتیب میں کوئی تبدیلی اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے مجوزہ علماء کرام سے مشاورت کے ذریعے ہی عمل میں لائی جائے گی''۔

لہٰذا جب کسی مستقل رکن (جائزہ واصلاح متفقہ ترجمہ قرآن نصاب کمیٹی) کو خود سے کسی قسم کی تبدیلی کا اختیار نہیں تو پھر دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے اپنے طور پر نئی ترتیب وتدوین اور من مانی تشریحات وتمارین کے ساتھ کس طرح پرانی طرز پہ یہ نصاب ترتیب دے کر شائع کرا دیا۔

یہ کتنی بڑی عہد شکنی ہے کہ جب یہ طے تھا کہ دیگر زبانوں میں ترجمۂ قرآن کی رائج نصابی کتب کو بھی نئے اصلاح شدہ ایڈیشن کے مطابق تیارا کرایا جائے گا۔ چھ، سات سال گزرنے کے باوجود علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے نہ تو اس پر کوئی

توجہ دی اور نہ ہی دیگر زبانوں میں شائع ہونے والی کوئی اصلاح شدہ نصابی کتاب فراہم کی ہے۔ جس سے ثابت ہو کہ واقعی انہوں نے معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے۔

''مشتے نمونہ ازخروارے'' کے طور پر آپ نے ملاحظہ کرلیا ہوگا کہ اس نئے مرتب کردہ غیر متفقہ وغیر مصدقہ نصاب میں کس قدر بے احتیاطی اور بد دیانتی کے ساتھ فرقہ واریت کو پھر سے رواج دیا گیا ہے جس سے آپ کیلئے پورے نصاب میں کی جانے والی بے ضابطگیوں کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

الغرض حسبِ معمول جگہ جگہ متعلقہ آیات ومقامات پر حتی الوسع انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان اور کسی خوبی وکمال کا ذکر آیا ہے تو اسے حذف کردیا گیا ہے۔

اس قسم کی عبارات کو حذف کردینا درحقیقت لوگوں کو عشقِ مصطفیٰ اور حب رسول ﷺ سے دور کرنے کی بات ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے انہیں ڈر ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں انبیاء کرام کی شان اور ان کی عظمت اُجاگر نہ ہوجائے۔

جب اس قسم کا نصاب لوگوں کے سامنے آئے گا لوگوں کے سامنے تو ظاہر ہے کہ تمام علمائے کرام کو الزام دیا جائے گا کہ اس میں انبیاء کرام کی عظمت وشان سے متعلق عبارات تھیں جو انہوں نے حذف کردی ہیں۔ اسکا ذمہ دار دی علم فاؤنڈیشن کو کوئی نہیں سمجھے گا کہ یہ ان لوگوں نے کیا ہے بلکہ یہ الزام ان علماء کرام پر آئے گا کہ انہوں نے یہ بددیانتی کی ہے اس لیے ہم اس پر شدت سے کلام کررہے ہیں کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی والا معاملہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ جو ذمہ دار ہے اس کا سخت مواخذہ ہونا چاہیے۔

اس نئے ٹیسٹ ایڈیشن میں مذکور تشریحات ومفاہیم کو دیکھ کر تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی عالم تو دور کی بات ہے اسے کسی سرکاری ریویو کمیٹی کے ممبر نے بھی باضابطہ نہیں دیکھا۔ محض کسی ایک خاص فرقہ کو نوازنے کی درپردہ کوشش کی گئی ہے حالانکہ اسی حساسیت کے پیش نظر وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے تمام مسالک کے علماء کی وہ کمیٹی قائم کی گئی تھی جس نے ساڑھے تین سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد اس نصاب کو حتمی شکل دی۔ اگر یہی کچھ کرنا تھا تو پھر کمیٹی قائم کرنے اور اس پر قومی وسائل خرچ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

اس طرح دی علم فاؤنڈیشن کے ان ذمہ داران نے علماء کرام کے ساتھ دھوکہ دہی اور بدعہدی بھی کی ہے، ان کے اعتماد اور وقار کو نقصان پہنچایا ہے، ان کا وقت بھی ضائع کیا ہے اور وہ ملک وقوم کے قومی خزانے کو شدید نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ مسلمانان پاکستان کو نور قرآن سے کماحقہ مستفید ہونے کی بجائے تعلیم قرآن سے بےزاری کا سبب بھی بنے ہیں۔ کیونکہ جب اساتذہ اور طلباء اس طرح کی من پسند تشریحات ومفاہیم ترجمہ قرآن نصاب میں دیکھیں گے تو اس مضمون میں

دلچسپی لینے کی بجائے ان میں مزید نفرت اور بیزاری ہی پھیلے گی اور مذہبی اشتعال بھی بڑھے گا۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی تردد نہیں کہ دی علم فاؤنڈیشن کے موجودہ ذمہ داران کی یہ بھونڈی حرکت درحقیقت تمام مسالک کے علماء کرام کی متفقہ ترجمہ قرآن نصاب کی عظیم ترین کوشش کو سبوتاژ کرنے، اسے ضائع کرنے اور علماء کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔

عام طور پر الزام دیا جاتا ہے کہ علماء کسی ایک مسئلہ پر اکٹھے نہیں ہوتے بلکہ اختلاف کرتے ہیں اور فساد پھیلاتے ہیں حالانکہ علماء نے تو ہمیشہ قومی مسائل پر اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کیا ہے۔ اصل اختلاف اور فساد ایسے عناصر ہی پھیلاتے ہیں جو اپنے مطلب کی خاطر علماء کی ایسی پُرخلوص کاوشوں سے عوام الناس کے مستفید ہونے میں رکاوٹ بنتے ہیں اور حقیقت میں وہ مسلمانوں کو کمزور اور دین سے متنفر کرنے کا سبب بنتے ہیں اور لبرل ازم کے ایجنڈے کو تقویت دیتے ہیں۔

اس سے بہتر تو یہ تھا کہ مون لائٹ پبلشر لاہور کی مطبوعہ کتب ترجمۃ القرآن المجید حصہ ششم تا ہشتم کو ہی لے کر نافذ کر دیا جاتا جو کم از کم ان اختلافی امور سے ایک حد تک مبرا ہیں۔ اور ان میں اس بنیادی اور حساس نقطہ نظر کو حتی الامکان ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے اور دیگر کلاسوں کیلئے بھی اسی نہج پر ترمیم شدہ ایڈیشن مرتب کر لیا جاتا تو محنت بھی کم ہوتی اور ایک حد تک تسلی بھی ہوتی۔

لہٰذا آپ سے اور تمام ارباب اقتدار سے میری گزارش ہے کہ ایمانی وقومی حمیت کا لازمی تقاضا سمجھتے ہوئے دی علم فاؤنڈیشن کے ذمہ داران کی اس غیر اخلاقی اور غیر قانونی جسارت کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور اس علمی خیانت و بدعہدی پر سخت باز پرس کی جائے۔ اور انہیں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نمائندہ تمام مسالک کے علماء کے تیار کردہ اسی متفقہ ترجمہ قرآن نصاب کی اشاعت اور تعلیم و تدریس کے نفاذ کا پابند کر کے اس نازک مسئلہ کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ اور اس بڑھتی ہوئی تشویش کا فوری سدباب کیا جائے۔ مزید فرقہ واریت کا دروازہ نہ کھولا جائے اور متفقہ ترجمۂ قرآن نصاب کو فرقہ واریت اور کسی کی ناموری و ذاتی اِنا کی نذر نہ کیا جائے۔

یہ بات بھی ضرور مدنظر رہے کہ جب متفقہ ترجمہ قرآن نصاب تیار ہو چکا ہے اب اگر اس کے خلاف کوئی کمیٹی ممبر بات کرتا ہے تو اس کی بات قطعاً قابل شنید نہیں ہونی چاہیے اس وقت ان کے اذہان کہاں تھے جب یہ کام ہو رہا تھا اور وہ بذات خود یا ان کے نمائندے شریک تھے۔ اب چھ سال مکمل ہو چکے ہیں اتنے عرصہ بعد یہ قطعاً درست نہیں اس کی مخالفت کرے اور اس سے اپنی برأت کا اظہار کرے۔ حکومت کی طرف سے تو کوئی دباؤ نہیں تھا۔ پُرسکون ماحول اور کھلے ذہن کے ساتھ تمام ممبران نے اپنی تجاویز پیش کیں، جب کسی ممبر کا موقف تسلیم کیا گیا تو وہ مضبوط دلائل کی بنیاد پر تسلیم کیا گیا اور جس نکتہ کو متفقہ طور پر شامل نصاب کیا گیا اب تو اسے جوں کا توں قبول ہونا چاہیے۔ اگر کوئی اعتراض ہے بھی تو حسبِ ضابطہ کمیٹی کا اجلاس بلا کر اراکین کے سامنے وہ مسئلہ پیش کیا جائے اور اس پر غور و فکر کر کے اسے حل کیا جائے، نہ کہ کسی ایک شخص کی

رائے کو اہمیت دیتے ہوئے اس میں یکطرفہ طور پر ترمیم کردی جائے اور اس پر متفقہ نصاب کا لیبل لگا دیا جائے۔

آج اس آواز کو تمام اہل سنت کی آواز سمجھیں چونکہ یہ قرآن کریم، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی ناموس کا انتہائی حساس مذہبی معاملہ ہے اس کو عام معاملہ نہ سمجھا جائے اس وقت سے ڈریئے جب یہ معاملہ تمام ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔جس کے کان میں یہ آواز پڑے گی ہر مسلمان اس پر لبیک کہے گا۔

اب آخر میں یہ بات دوبارہ دہراتا ہوں کہ اس مضمون سے ہمارا مقصد دی علم فاؤنڈیشن کے مرتب کردہ متفقہ ترجمہِ قرآن نصاب کی مخالفت نہیں بلکہ ہمارا اصل مطالبہ یہ ہے کہ کے پی کے ایڈیشن میں اس کی جو شکل بگاڑ دی گئی اور اپنے طور پر اس میں تحریفات کی گئی ہیں انہیں ختم کر کے اسی نصاب کو منظر عام پر لایا جائے جو باقاعدہ متفقہ طور پر تیار کیا گیا ہے نا کہ یہ تحریف شدہ نصاب لایا جائے۔

متعدد مرتبہ پہلے بھی توجہ دلائی گئی اور اب بارِ دگر مرکزی حکومت سے گزارش ہے کہ وہ پہلی فرصت میں اس متفقہ نصاب کی اوپننگ سرمنی کرائے تا کہ اہل وطن اپنے اکابر علماء کی اس قومی خدمت سے آگاہ ہوں اور نور قرآن کی برکات سے مستفید ہوسکیں اور ہماری نوجوان نسل پر واضح ہو سکے کہ تمام مسالک کے مقتدر علماء کرام نے آئین پاکستان میں اہم اسلامی دفعات کی شمولیت کیلئے جس طرح بائیس نکات، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے موقعہ پر باہمی اتفاق واتحاد کا مظاہرہ کیا تھا اسی طرح اس اہم مشن میں بھی وہ متفق ومتحد اور وسیع قومی سوچ کے علم بردار ہیں اور انہوں نے اس مقدس کام کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے بے لوث ہو کر یہ خدمت انجام دی ہے۔

والسلام مع الاکرام

سید ارشد سعید کاظمی

تاریخ۔29اپریل2026ء

سینئر نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

ممبر وفاقی کمیٹی برائے جائزہ واصلاح متفقہ ترجمہ قرآن نصاب

کاپی برائے اطلاع :

- ☐ مولانا ڈاکٹر منظور احمد صاحب مینگل (نمائندہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی)
- ☐ مولانا نجیب اللہ طارق صاحب (نمائندہ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد)
- ☐ علامہ شیخ محمد شفا نجفی صاحب (نمائندہ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد)
- ☐ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب (ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان)
- ☐ جناب شجاع الدین شیخ صاحب (ڈائریکٹر دی علم فاؤنڈیشن کراچی)